کیا عیسائی یہودی سب مسلمان ہیں؟ ایک آیت کی تفسیر

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا ایک پڑوسی کہتا ہے کہ عیسائی، یہودی سب مسلمان ہیں اور کہتا ہے کہ یہ قرآن کی آیت میں آیا ہے۔ اس نے آیت تو نہیں بتائی، مگر مجھے اس آیت (اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـٕوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) کی تفسیر بتا دیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کے پڑوسی کا عیسائیوں اور یہودیوں کو مسلمان کہنا بالکل غلط ہے، اس لیے کہ اللہ تعالی کی وحدانیت اور ہمارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور قرآن پاک کو اللہ تعالی کی سچی کتاب اور مزید جو کچھ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کی طرف سے لائے (یعنی ضروریات دین) ان سب کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

تفسیر بیضاوی میں ہے "واما فی الشرع فالتصدیق بما علم بالضرورۃ انه من دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کالتوحید والنبوۃ والبعث والجزاء" ترجمہ: اور بہرحال شرع میں ایمان سے مراد، ان باتوں کی تصدیق کرنا ہے جن کا دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا ضروری طور پر معلوم ہو، جیسا کہ توحید، نبوت، دوبارہ اٹھنا، اور جزا (یعنی ثواب و عقاب)۔ (تفسیر البیضاوی، صفحہ 132، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شرح العقائد النسفیۃ میں ہے "الایمان فی الشرع هو التصدیق بما جاء به من عند اللہ تعالیٰ ای تصدیق النبی علیه السلام بالقلب فی جمیع ما علم بالضرورۃ مجیئه به من عند اللہ تعالیٰ اجمالاً" ترجمہ: شرع میں ایمان سے مراد اس کی تصدیق کرنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لائے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان

تمام باتوں میں دل سے اجمالاً تصدیق کرنا جن کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے آنا ضروری طور پر معلوم ہو۔ (شرح العقائد النسفیۃ، صفحہ 276، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال میں مذکور آیت مبارکہ کی تشریح :

(1) آپ نے جو آیت مبارکہ ذکر کی اس میں جو شروع میں "اٰمَنُوْا" ذکر ہے، اس سے مراد وہ لوگ ہیں، جو صرف زبان سے اسلام لائے، دل سے اسلام نہیں لائے یعنی منافقین۔ تفسیر نسفی میں ہے "{اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا} بألسنتهم وهم المنافقون" ترجمہ : بے شک جو ایمان لائے (فقط) اپنی زبانوں کے ساتھ اور وہ منافقین ہیں۔ (تفسیر نسفی، ج 01، ص 462، دار الکلم الطیب، بیروت)

تو یوں اس میں درج ذیل چار گروہوں کا ذکر ہے :

(a) منافقین (b) یہودی (c) صابی (d) عیسائی۔

ان سب کا ذکر کر کے فرمایا کہ جو ان میں سے اللہ پر ایمان لائے۔۔ الخ

اس سے واضح ہوا کہ ان کا ابھی اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہے، تبھی تو ذکر فرمایا کہ : "ان میں سے جو اللہ پر ایمان لائے۔" پس جب ان کا ابھی اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں تو یہ مسلمان کیسے ہوں گے ؟

تفسیر نور العرفان میں ہے "اس سے معلوم ہوا کہ عیسائی، یہودی، صابی وغیرہ مومن نہیں، اگرچہ تمام اگلی آسمانی کتابوں کو مانیں ورنہ آگے "من اٰمن" نہ فرمایا جاتا۔" (تفسیر نور العرفان، صفحہ 189، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اور ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان کیسے نہیں ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے :

(A) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں ایک تو یہ شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو تسلیم کیا جائے اور اسے وحدہ لاشریک مانا جائے، اور یہودیوں اور عیسائیوں کا اس پر ایمان نہیں ہے، چنانچہ

(الف) عیسائیوں میں بعض صرف حضرت سیدنا عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو ہی خدا مانتے ہیں (معاذاللہ) اور یہ کفر ہے جیسا کہ آپ نے جو آیت ذکر کی، اس سے دو آیتیں چھوڑ کر تیسری آیت میں ہے ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ؕ﴾ ترجمہ کنزالایمان : بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے۔

(سورۃ المائدۃ، پ 06، آیت 72)

تفسیر کبیر میں ہے "شرع ھاھنافي الكلام مع النصارى فحكى عن فريق منهم أنهم قالوا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ﴾ وهذا هو قول اليعقوبية لأنهم يقولون: إن مريم ولدت إلها، ولعل معنى هذا المذهب أنهم يقولون: إن الله تعالى حل في ذات عيسى واتحد بذات عيسى "ترجمہ: یہاں سے عیسائیوں کے ساتھ کلام شروع فرمایا توان کے ایک فرقے کے موقف کی حکایت کی کہ انہوں نے کہا: اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے۔ اور یہی یعقوبیہ فرقے کا قول ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مریم نے خدا کو جنم دیا، اور شاید اس مذہب کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: اللہ تعالی نے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی ذات میں حلول کیا اور وہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی ذات کے ساتھ متحد ہو گیا (العیاذ باللہ تعالی)۔ (تفسیر کبیر، ج 12، ص 408، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(ب) اور بعض تین خدا مانتے ہیں، ان میں سے ایک حضرت عیسی اور ایک ان کی والدہ حضرت مریم ہیں (معاذ اللہ) اور یہ بھی کفر ہے، اس سے اگلی آیت میں ہے ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا۔ (سورۃ المائدۃ، پ 06، آیت 73)

تفسیر جلالین میں ہے "{ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ } آلهة { ثَلٰثَةٍ } أي أحدها والآخران عيسى وأمه وهم فرقة من النصارى "ترجمہ: بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے، اور بقیہ دو حضرت عیسی (علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام) اور ان کی والدہ ہیں۔ اور یہ قول عیسائیوں کے ایک فرقے کا ہے۔ (تفسیر جلالین، ص 151، دار الحدیث، القاھرۃ)

(ج) اور بعض حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور یہ بھی کفر ہے۔

(د) اسی طرح یہودی حضرت عزیر علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور یہ بھی کفر ہے۔

قرآن پاک میں ہے ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ (سورۃ التوبۃ، پ 10، آیت 30)

تفسیر خازن میں ہے "واصناف النصاری اربعة: الیعقوبیة والملکانیة والنسطوریة والمرقوسیة، فاما الیعقوبیة و الملکانیة فقالوافی عیسی انه اللہ وقالت النسطوریة: انه ابن اللہ وقالت المرقوسیة ثالث ثلاثة" ترجمہ: اور عیسائیوں کے چار فرقے ہیں: یعقوبیہ، ملکانیہ، نسطوریہ اور مرقوسیہ۔ پس یعقوبیہ اور ملکانیہ نے حضرت عیسی (علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام) کے بارے میں کہا: وہ خداہیں اور نسطوریہ نے کہا: اللہ تعالی کے بیٹے ہیں اور مرقوسیہ نے کہا تین میں سے تیسرے ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالی) (تفسیر خازن، ج 01، ص 451، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

پس جب ان کا اللہ تعالی کی وحدانیت اور اس کے وحدہ لاشریک ہونے پر ایمان نہیں تو ان لوگوں کا اللہ تعالی پر ایمان نہیں ہے اور جب ان کا اللہ تعالی پر ایمان نہیں تو یہ لوگ مسلمان بھی نہیں ہوسکتے۔

نوٹ: حضرت عزیر علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہنے کا قول سارے یہود کرتے تھے یا بعض، اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ اور پھر یہ پہلے دور کا معاملہ ہے، اب اگر یہود نے ایسا کہنا چھوڑ دیا ہے، تو اس سے قرآن پاک کی خبر پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ (اس کے متعلق تفصیل کتب تفسیر میں اور خاص طور پر تفسیر کبیر، ج 16، ص 28، مطبوعہ: بیروت، پر دیکھی جاسکتی ہے۔)

اور جو یہودی حضرت عزیر علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالی کا بیٹا نہیں کہتے، تو ان کا اللہ تعالی پر ایمان نہ ہونا، اس وجہ سے ہوگا کہ وہ اللہ تعالی کے ہر ہر کلام کی تصدیق نہیں کرتے، جس کی تفصیل نیچے بیان ہوگی۔

(B) اور اللہ تعالی پر ایمان لانے میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالی کے ہر ہر کلام کی سچے دل سے تصدیق کرے، اس نے جو باتیں ماننے کا فرمایا، ان کو سچے دل سے مانے۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک کو ماننے کا فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننے کا فرمایا، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جو کچھ اللہ تعالی کی طرف سے لائے (یعنی ضروریات دین) اس سب کو ماننے کا فرمایا، تو جب تک ان سب پر ایمان نہیں ہوگا، اس وقت تک اللہ تعالی پر ایمان درست نہیں ہوسکتا۔

اور ان چاروں گروہوں کا ان باتوں پر ایمان نہیں، لہذا ان کا اللہ تعالی پر ایمان نہیں اور جب اللہ تعالی پر ایمان نہیں تو یہ مسلمان بھی نہیں ہوسکتے۔

فتاوی رضویہ میں ہے "اللہ پر ایمان یہ نہیں کہ لفظ اللہ مان لیا بلکہ ایمان تصدیق کا نام ہے، جو اللہ عزوجل کے ہر ہر کلام کی تصدیق قطعی سچے دل سے کرتا ہو وہ اللہ عزوجل پر ایمان رکھتا ہے اور جو اس کے کسی کلام میں شبہ بھی لائے اسے

ہر گز اللہ پر ایمان نہیں کہ اس کی سب باتوں کی تصدیق نہیں کرتا۔۔۔اصل یہ ہے کہ ایمان باللہ میں جملہ ضروریات دین پر ایمان داخل ہے کہ ان میں سے کسی بات کی تکذیب رب کی تکذیب ہے اور رب کی تکذیب رب کے ساتھ کفر ہے، پھر رب پر ایمان کہاں۔۔۔۔ایمان باللہ میں سب ضروریات کتابوں، رسولوں، فرشتوں، قیامت وغیرہا پر ایمان لانا داخل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 699 تا 701، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(C) یہودی، حضرت عیسی اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہما وسلم کا انکار کرتے ہیں اور عیسائی، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتے ہیں، اور جو کسی ایک رسول کا بھی انکار کرے وہ پکا کافر ہے اور جہنمی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: (اِنَّ الَّذِیۡنَ یَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّ نَكۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا بَیۡنَ ذٰلِكَ سَبِیۡلًا (۱۵۰) اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّهِیۡنًا (۱۵۱)) ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں۔ یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر اور ہم نے کافروں کے لیے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ النسآء، پ 06، آیات 150، 151)

(2) اسی آیت مبارکہ میں اعمال صالحہ کی شرط بھی ہے۔ اور اعمال صالحہ اس دور میں صرف وہی ہیں جو ہمارے آخری نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شریعت ہے کہ پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو چکیں۔ تو اس شریعت کے اعمال صالحہ بجالانے کے لیے پہلے اس شریعت کو تسلیم کرنا ضروری ہے، اس شریعت کو لانے والے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالی کا نبی و رسول تسلیم کرنا ضروری ہے، اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر جو کتاب مبین نازل ہوئی جس میں عقائد اور دوسرے شرعی احکام ہیں، اس کو ماننا ضروری ہے۔

اللہ تعالی قرآن پاک میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذکر کر کے فرماتا ہے: (فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَ عَزَّرُوۡهُ وَ نَصَرُوۡهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (157)) ترجمہ: تو وہ جو اس نبی امی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (سورۃ الاعراف، پ 09، آیت 157)

(3)آپ نے جو آیت مبارکہ ذکر کی اس سے پچھلی آیت مبارکہ میں ہے﴿قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ﴾ ترجمہ: تم فرمادو اے کتابیو تم کسی چیز پر بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا۔ (سورۃ المائدۃ، پ06، آیت 68)

اس میں جو آخر میں فرمایا کہ "جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا"، اس سے مراد قرآن پاک ہے۔

اور شروع میں جو فرمایا کہ "تم کسی چیز پر بھی نہیں ہو" تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارا دین اتنا باطل ہے کہ وہ کچھ کہنے کے بھی قابل نہیں ہے۔

اور قائم کرنے کا مطلب: ان کی باتوں پر ایمان لانا اور عمل کرنا ہے۔

اب آیت مبارکہ کے اس حصے کا مطلب یہ ہوگا کہ "اے کتابیو! (یہودیو، عیسائیو) جب تک تم توریت، انجیل اور قرآن کی باتوں پر عمل نہ کرو اس وقت تک تمہارا دین مقبول نہیں ہے۔"

اور توریت وانجیل میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کا ذکر موجود ہے۔

قرآن پاک میں ہے﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔ (سورۃ الاعراف، پارہ 09، آیت 157)

صحیح بخاری میں ہے" عن عطاء بن يسار، قال: لقيت عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما، قلت: أخبرني عن صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم في التوراة۔ قال: "أجل، والله إنه لموصوف في التوراة ببعض صفته في القرآن: {یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا(45)} [الأحزاب: 45]، وحرزا للأميين، أنت عبدي ورسولي "ترجمہ: حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، تو میں نے توریت میں (مذکور) حضور علیہ السلام کے اوصاف کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تورات میں بعض ایسی ہی صفات کے ساتھ موصوف ہیں جو قرآن پاک میں ہیں "اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا

اور ڈرسنا تا" اور بے پڑھوں کے لیے ڈھال، تو میرا بندہ ہے اور تو میرا رسول ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کراھیۃ السخب فی السوق، حدیث نمبر: 2125، ج 03، ص 66، دار طوق النجاۃ)

اور قرآن کی باتوں میں سے ایک بات ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا بھی ہے۔ قرآن پاک میں ہے (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ) ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (سورۃ الفتح، پ 26، آیت 29)

تفسیر نسفی میں ہے "{قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ} علی دین یعتدبہ حتی یسمی شیئاً لبطلانہ {حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ} یعني القرآن "ترجمہ: تم فرمادو اے کتابیو! تم کسی چیز پر بھی نہیں ہو یعنی کسی ایسے دین پر نہیں ہو جو کہ قابل اعتبار اور قابل شمار ہو کہ اسے کوئی چیز کہا جا سکے کیونکہ جو دین تم نے اپنا رکھا ہے وہ باطل ہے لہذا وہ کچھ کہنے کے بھی قابل نہیں، جب تک کہ تم توریت، انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف اتارا گیا یعنی قرآن، اس کو قائم نہ کرو۔ (تفسیر نسفی، ج 01، ص 462، دار الکلم الطیب، بیروت)

تفسیر جلالین میں ہے" {قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ} من الدین معتدبہ {حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ} بأن تعملوا بما فیه ومنه الإیمان بي "ترجمہ: تم فرمادو اے کتابیو! تم کسی چیز پر بھی نہیں ہو یعنی کسی ایسے دین پر نہیں ہو جو کہ قابل اعتبار اور قابل شمار ہو، جب تک کہ تم توریت، انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف اتارا گیا اس کو قائم نہ کرو، یوں کہ جو کچھ اس میں ہے، اس پر عمل کرو اور اس میں جو کچھ ہے، اس میں سے مجھ پر ایمان لانا بھی ہے۔ (تفسیر جلالین، ص 150، دار الحدیث، القاھرۃ)

آیت مبارکہ کی تفسیر:

اب آیت مبارکہ کا حاصل یہ نکلا کہ:

جو بظاہر مسلمان ہے اور یہودی، صابی، نصرانی، کوئی بھی ہو، ان میں سے جو بھی ضروریاتِ دین پر ایمان لائے (قرآن عظیم کو اللہ کا کلام، محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو سچا رسول اللہ اور خاتم النبیین مانے کہ سب ضروریاتِ دین اس میں آ گئے جب تک وہ کوئی قول یا فعل ایمان کے خلاف نہ کرے) اور نیک کام کرے (یعنی شریعت محمدیہ کے مطابق کہ پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں) اس پر کچھ خوف و غم نہیں۔ (مزید تفصیل کے لیے فتاوی رضویہ، ج 14، ص 698 تا 707 کا مطالعہ مفید رہے گا۔)

نوٹ: یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ! آج کل کے عیسائی عموماً دہریے ہوتے ہیں کہ وہ سرے سے خدا تعالی کے وجود کو ہی نہیں مانتے۔

بہارِ شریعت میں ہے "اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں، جیسے آجکل کے عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو اُن سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں۔" (بہارِ شریعت، ج02، حصہ07، ص31، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4239

تاریخ اجراء: 24ربیع الاول1447ھ/18ستمبر2025ء